الصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

سنی دعوت اسلامی کی درسی کتاب

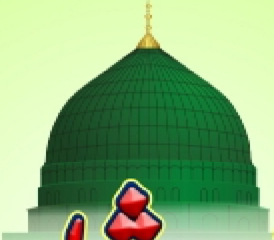

برکات شریعت

مؤلف

حافظ وقاری مولانا محمد شاکر علی نوری صاحب

(امیر سنی دعوتِ اسلامی)

Intro.

Part-I Part-II Part-III

Developed By

riLah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی حَبِیۡبِہِ الۡکَرِیۡمِ

شرف انتساب

میں اپنی اس کاوش کو

سید الانبیا والرسل داعی اعظم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کی ذات سے منسوب کرتا ہوں جن کے صدقہ و طفیل

مجھے داعی دین ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

اور شیخ طریقت پیکر صدق وصفا حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی جانب

جن کی نگاہِ کیمیا نے نہ جانے کتنے ذروں کو آفتاب بنایا اور تاریک راہوں پر چلنے والوں کو نوری راہ دکھا کر نوری بنا دیا۔ انہیں کی نگاہِ پر اثر نے مجھ جیسے کم تر کو دین کی راہ پر لگایا اور وہ نگاہ پر اثر کیوں نہ ہو جن کی دعا یہ ہے ؎

کچھ ایسا کر دے میرے کردگار آنکھوں میں
ہمیشہ نقش رہے روئے یار آنکھوں میں

اور اپنے اساتذہ اور والدین کریمین کی طرف منسوب کرتا ہوں

جن کی آغوشِ تعلیم و تربیت میں پروان چڑھ کر آج میں اس لائق بنا۔

تقریظات علما و مشائخ عظام

پیر طریقت گل گلزارِ برکاتیت حضرت پروفیسر سید **محمد امین میاں** صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ

سجادہ نشین آستانۂ قادریہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ (ایٹہ) و پروفیسر شعبۂ اُردو مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدهٗ ونصلی علیٰ رسولہٖ الکریم۔ اما بعد۔

امیر سنی دعوت اسلامی برادر طریقت حضرت مولانا شاکر علی نوری برکاتی دامت برکاتہم القدسیہ کی تالیف جلیل، برکات شریعت کا مسودہ میرے پیش نظر ہے۔ ان کا اصرار ہے کہ اس کتاب کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار تحریراً کروں۔

فقیر قادری کو اپنی کم علمی کا اعتراف ہے میں نے برکات شریعت کو جگہ جگہ سے پڑھا عوام الناس تک اپنی بات پہنچانے کے لئے جس زبان و بیان کی ضرورت ہوتی ہے مولانا شاکر صاحب نے اس کی پوری رعایت کی ہے۔ عام فہم زبان میں دین سے متعلق مسائل کو بیان کیا گیا ہے۔ مجالس و محافل میں درس کے لئے برکات شریعت بہت مناسب ہے۔

میں دِلی گہرائیوں سے مولانا شاکر رضوی صاحب اوران کی تحریک ''سنی دعوت اسلامی'' کے لئے دعا کرتا ہوں نہ جانے کتنے گمراہ اس تحریک میں شامل ہو کر صراط مستقیم پر گامزن ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ مولانا کے علم و فضل، جمال و کمال اور تصلب دینی میں دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

آمین بجاہ الحبیب الامین وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین برحمتک یاارحم الراحمین

فقیر برکاتی پروفیسر سید محمد امین

خادم سجادہ آستانۂ قادریہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ (ایٹہ) و پروفیسر شعبۂ اُردو مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

۲۰ رشوال المکرّم ۱۴۲۸ھ مطابق ۲ رنومبر ۲۰۰۷ء

حضور مفکر اسلام **حضرت علامہ قمر الزماں خان اعظمی** مدظلہ العالی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

اس وقت میرے پیش نظر **مولانا محمد شاکر علی نوری** (امیرِ سنی دعوت اسلامی) کی کتاب **''برکاتِ شریعت''** کا مُسوّدہ ہے، ان کے اخلاص کا یہ واضح ثبوت ہے کہ ان کی یہ کتاب مسلمانوں کے ہر طبقہ میں یکساں مقبولیت حاصل کر رہی ہے۔

اس کتاب میں محترم مؤلف نے بہت سے اہم عناوین پر قرآن وحدیث کی روشنی میں عام فہم انداز سے روشنی ڈالی ہے، اس وقت میرے ساتھ مسودۂ کتاب کا وہ حصہ ہے جس میں موت، ایصال ثواب، کسبِ حلال کی اہمیت اور امانت وخیانت وغیرہ کے بارے میں اسلامی فکر کو پیش کرنے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے، اسلام کی یہ خوبی ہے کہ ذہنِ انسانی میں پیدا ہونے والے تمام سوالات کے جوابات بہت تفصیل سے عطا فرماتا ہے، ہم کون ہیں؟ پیدائش سے پہلے ہم کیا تھے؟ ہماری تخلیق کس طرح ہوئی؟ ہمارا خالق کون ہے؟ ہمارا مقصدِ تخلیق کیا ہے؟ ہماری کامیابی کا دار ومدار کن باتوں پر ہے؟ موت کیا ہے؟ روح کی حقیقت کیا ہے؟ مرنے کے بعد کیا ہوگا؟ برزخ کی زندگی کیسی ہے؟ حشرِ اجساد کے بعد کیا ہوگا؟ دائمی اور ابدی موت کا راز کیا ہے؟ ہم اپنی موجودہ زندگی کے اعمال کے سلسلہ میں کس کے سامنے جواب دہ ہیں؟

دنیاوی مفکرین اور عقلا موت کو اختتامِ حیات کا نام دیتے ہیں جبکہ اسلام میں موت اختتامِ حیات نہیں بلکہ زندگی کی ایک منزل ہے اور موت کے بعد ایک دوسری زندگی کا آغاز ہوتا ہے جس کی سرحدیں خلود فی الجنۃ سے ملی ہوتی ہیں، موت انتقالِ مکانی کا نام ہے۔

مَر کے ٹوٹا ہے کہیں سلسلۂ قیدِ حیات　　　فرق اتنا ہے کہ زنجیر بدل جاتی ہے

ہماری موجودہ زندگی دراصل دارالعمل کی زندگی ہے اور موت کے بعد جو زندگی ملے گی وہ ہمارے اعمال کی جزا کے مطابق دائمی راحت ومسرت کی زندگی یا (خدا نہ کرے) دائمی خُسران کی زندگی ہوگی، وہ زندگی ماہ وسال کے پیمانہ پر ناپی نہ جاسکے گی، موجودہ زندگی کے چند سال اس لئے عطا کئے گئے ہیں کہ ہم آخرت کی زندگی کے لئے خود کو تیار کرلیں، سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ تم جیسی زندگی گزاروگے تمہاری موت اس کے مطابق ہوگی اور جس حالت میں موت واقع ہوگی اس کے اعتبار سے تمہارا حشر ہوگا۔

اسلام میں موت فنائے محض، عدمِ محض یا نفیِ حیات کا نام نہیں، موت ایک ایسی حقیقت ہے جس کا اپنا وجود ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ

اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلاً o جس نے موت اور زندگی پیدا کی تا کہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے عمل کے لحاظ سے کون بہتر ہے؟ قرآنِ عظیم میں زندگی اور موت دونوں کو خدا کی تخلیق قرار دیا گیا ہے اور تخلیق، عدم سے وجود میں لانے کا نام ہے اللہ نے موت کو پیدا کیا اس لئے وہ بھی ایک موجود حقیقت ہے اور زندگی ہی کا ایک نیا روپ ہے، اس لئے موت کے بارے میں بھی ہمیں اسی طرح حساس ہونا چاہئے جس طرح ہم زندگی کے بارے میں ہیں، ہم جس طرح زندگی گزارنے کا اہتمام کرتے ہیں اسی طرح موت کا سامنا کرنے کے لئے بھی خود کو تیار رکھیں۔

مولانا موصوف نے اس کتاب میں ایک مومن کی زندگی اور موت دونوں کی وضاحت کی ہے اور سفرِ آخرت کے لئے خود کو کس طرح تیار کیا جائے اس کے طریقے بتائے ہیں۔ بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ مرنے کے بعد انسانی زندگی کا رشتہ اس مادی دنیا سے منقطع ہو جاتا ہے لیکن مسلکِ اہل سنت و جماعت کی یہ خوبی ہے کہ اس میں وضاحت کی گئی ہے کہ انسان مرنے کے بعد بھی اس دنیا سے اپنا تعلق قائم رکھتا ہے اور اس کے پسماندگان ایصالِ ثواب، خیرات وصدقات کے ذریعہ مسلسل رابطہ رکھتے ہیں، وہ مرنے والے کو بھولتے نہیں بلکہ اس کے نامۂ اعمال میں نیکیوں کا مسلسل اضافہ کرتے رہتے ہیں، یہاں تک کہ قیامت کے بعد وہ جنت میں پھر اپنے مرحوم بزرگوں سے ملاقات کریں گے، جنت ملاقات کی جگہ ہے جہاں موت کی وجہ سے ایک دوسرے سے بچھڑنے والے پھر مل جائیں گے بشرطیکہ وہ مومن اور مستحقِ جنت ہوں، زندہ حضرات اور مرحومین کی یہ جدائی محض عارضی ہے۔

مولانا موصوف نے اس کتاب میں کسبِ حلال کی اہمیت اور فضیلت بیان کی ہے اور ان تمام موانعات سے باخبر کیا ہے جو کسبِ حلال کے راستہ میں سدِ راہ ہوتے ہیں، سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے "اَلْکَاسِبُ حَبِیْبُ اللّٰہِ" محنت کش اور کسبِ حلال کرنے والا اللہ تعالیٰ کا محبوب بندہ بن جاتا ہے، اس مقام کو حاصل کرنے کے لئے زندگی کو ہر طرح کے کسل، ناکارگی، بیکاری سے پاک کر کے جہدِ مسلسل اور سعیِ پیہم کی آئینہ دار بنائی جائے اور کسبِ حلال کے ذریعہ اپنی معیشت کو بھی استوار کیا جائے اور محروم طبقہ کی مدد بھی کی جائے، عام طور پر داعیانِ دین کسبِ حلال اور محنت ومشقت کے اہم ترین باب کو نظر انداز کر دیتے ہیں اور یہ تأثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ صرف گوشۂ تنہائی میں دنیا سے کنارہ کش ہو کر عبادت کرنا ہی مقصدِ زندگی ہے حالاں کہ اسلام زندگی کا مذہب ہے، "فِرَارِ مِنَ الْحَیَاۃِ" کا مذہب نہیں ہے، اسلام میں کسبِ حلال بھی عبادت ہے۔

امیرِ سنی دعوت اسلامی **مولانا محمد شاکر علی نوری** صاحب نے اس کتاب میں امانت داروں کی فضیلت اور خیانت کے بدترین نتائج سے آگاہ کیا ہے، امانت اور صداقت دو اہم ترین اخلاقی اور دینی صفات ہیں جن کے ذریعہ سے اسلام ہر دور میں غیر مسلموں سے اپنی عظمت منواتا رہا اور انہیں دائرۂ اسلام میں داخل کرتا رہا۔

خود پیغمبرِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی قوم نے صادق اور امین کے لقب سے اس وقت یاد کیا تھا جب کہ انہوں نے ابھی اعلانِ نبوت بھی نہیں فرمایا تھا تاکہ دنیا پر یہ بات واضح ہو جائے کہ جو دنیا میں خیانت کا ارتکاب نہیں کرتا وہ دین کے سلسلہ میں خیانت کا مرتکب کیسے ہوسکتا ہے؟

شبِ ہجرت مولائے کائنات علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دشمنوں کے نرغے میں اپنے بستر پر سونے کی ہدایت اس لئے فرمائی کہ وہ پیغمبرِ اسلام کی ہجرت کے بعد لوگوں کی امانت واپس فرما کر ہجرت فرمائیں۔

حدیثِ مبارکہ میں امانت داری کو ایمان کی علامت اور خیانت کو منافق کی پہچان قرار دیا گیا۔ فرمایا گیا کہ ''مومن کی علامت یہ ہے کہ وہ امانت کو ادا کرے، بات کرے تو سچ بولے اور وعدہ کرے تو پورا کرے، اور منافق کی علامت یہ بتائی گئی کہ جب امانت دی جائے تو خیانت کرے اور جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور وعدہ کرے تو بے وفائی کرے'' اس سے یہ معلوم ہوا کہ امانت اسلام کی شناخت اور پہچان کا سب سے بڑا ذریعہ ہے، آج کے دور میں لوگ کثرت سے خیانت کے مرتکب ہو کر خود کو منافقین کی صفوں میں شامل کر رہے ہیں، اس لئے اس کی طرف توجہ دلانا بہت ضروری تھا خدائے قدیر مولانا موصوف کو ان کی کاوشوں کا بہترین صلہ عطا فرمائے اور اس کتاب کو قبولِ عام کے شرف سے نوازے۔

اٰمِیْنَ بِجَاہِ حَبِیْبِہٖ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

محقق مسائل جدیدہ حضرت علامہ مفتی **محمد نظام الدین** صاحب قبلہ رضوی

صدر شعبۂ افتا الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور، اعظم گڈھ، یوپی۔

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت مولانا امجد علی اعظمی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فقہی احکام ومسائل کے اپنے بیش بہا ذخیرے کا نام ''بہار شریعت'' رکھا تھا۔ یہ نام اتنا مقبول ہوا کہ اس کے بعد بہت سی کتابوں کے نام اسی طور پر رکھے گئے جیسے قانون شریعت، احکام شریعت، نظام شریعت، انوار شریعت، عرفان شریعت، اسی کی ایک کڑی برکات شریعت بھی ہے، البتہ برکات شریعت فقہی مسائل کا باضابطہ مجموعہ نہیں ہے بلکہ یہ مختلف اصلاحی مضامین کا ایک گلدستہ ہے۔ جس میں اس کے مؤلف نے پہلے اسلام کے پانچوں ارکان (شہادتِ توحید ورسالت، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج) پر گفتگو کی ہے پھر اپنے جائزے کے مطابق مسلم معاشرے میں پھیلی ہوئی برائیوں کی اصلاح کے لئے ضروری عنوانات پر کتاب وسنت کی روشنی میں کلام کیا ہے، اس کا ماخذ علمائے اہل سنت اور صوفیائے کرام کی کتابیں ہیں، اس کتاب کو مارہرہ شریف کے مشہور بزرگ حضرت سیدی شاہ ابو البرکات علیہ الرحمۃ والرضوان سے بھی نسبت ہے، جن کے متعلق اعلیٰحضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

شاہ برکات وبرکاتِ پیشینیاں — نو بہار طریقت پہ لاکھوں سلام

اور اس نسبت کی یہ برکت ہے کہ پہلا ایڈیشن بہت مقبول ہوا۔

اس کتاب کے مؤلف مولانا شاکر علی نوری دام مجدہم مذاق طبع کے لحاظ سے ایک اچھے مبلغ اور خطیب ہیں جس کا رنگ کتاب میں بھی نمایاں ہے۔

مولانا موصوف جناب عبدالکریم بن جناب محمد ابراہیم کے گھر آج سے چوالیس سال پہلے جونا گڑھ (کاٹھیاواڑ، گجرات) میں پیدا ہوئے۔ ایس ایس سی

(میٹرک) تک تعلیم جونا گڑھ میں حاصل کی، مدرسہ عرفان العلوم اپلیٹہ اور دارالعلوم مسکینیہ دھوراجی میں حفظ قرآن کیا۔ وہیں تجوید وقراءت کا کورس بھی مکمل کیا، اس کے بعد سنی دارالعلوم محمدیہ، متصل مینارہ مسجد ممبئی میں داخل ہوئے اور جماعت خامسہ تک درس نظامی کی تعلیم حاصل کی پھر تبلیغ کے میدان میں آگئے، مولانا کے چند اساتذۂ کرام یہ ہیں۔

حضرت مولانا غلام غوث علوی ہاشمی، حضرت مولانا نور الحق (سابق استاذ دارالعلوم محمدیہ)، مولانا محمد حنیف خان اعظمی مبارکپوری، مولانا مجیب الرحمٰن صاحب قادری، حضرت مولانا ظہیر الدین خان صاحب صدر المدرسین دارالعلوم محمدیہ، حضرت مولانا توکل حسین حشمتی، حضرت مولانا جان محمد برکاتی اساتذۂ دارالعلوم محمدیہ وغیرہ سے تعلیم حاصل کی اور اشرف العلما حضرت سید حامد اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ سے وقتاً فوقتاً استفادہ کرتے رہے۔

مولانا موصوف کو سند الفقہا، حبر الامہ، حضرت سیدی مفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان قادری نوری علیہ الرحمۃ والرضوان سے شرف بیعت اور تاج الشریعہ حضرت علامہ اختر رضا خاں ازہری دام ظلہٗ اور سجادہ نشین آستانۂ عالیہ قادریہ بغداد سے شرف خلافت حاصل ہے، یہ حسن اتفاق کہ مولانا بھی نوری ہیں اور آپ کی والدہ ماجدہ بھی نوری ہیں، اور آپ کے والد مرحوم بھی نوری تھے اور یہ بندہ گنہگار راقم الحروف بھی اسی سلسلۂ نوریہ سے منسلک ہے اور آج تو ایک جہان اسی نور عرفان سے روشن ومنور ہے۔

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے سب اسی زلف کے اسیر ہوئے

لیکن مولانا نے نوری پیر سے جو اکتساب نور کیا وہ قابل رشک ہے کیونکہ مرشد برحق کے فیضان نے انہیں سنت کا عامل بھی بنا دیا اور شریعت کا مبلغ بھی۔

۱۹۸۵ء میں مولانا نے ایک بیوہ سے جن کے پاس تین یتیم بچیاں تھیں نکاح

کیا، بچیوں کو بڑی شفقت سے پالا، انہیں حسنِ ادب دیا پھر سب کی شادی بھی کردی اور مولانا کے ذریعہ دو بچے ہیں، ایک لڑکا اور ایک لڑکی۔ لڑکی کی شادی ایک دیندار گھرانے میں کردی ہے اور لڑکا ڈاکٹر بن رہا ہے۔

عمامہ شریف برابر زیب سر رکھتے اور جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں۔ لوگوں کو دین کے احکام سے روشناس کرنے اور سنت کے مطابق زندگی گزارنے کے لئے تقریباً سترہ سال پہلے ''سنی دعوت اسلامی'' کے نام سے ایک تحریک چلائی جو بہت مقبول ہوئی، ہندوستان، برطانیہ، کناڈا، امریکہ، افریقہ وغیرہ میں اس کے پرچم تلے بہت اچھا کام ہو رہا ہے۔ ہندوستان، امریکہ اور برطانیہ میں عظیم الشان پیمانے پر سالانہ اجتماعات ہوتے ہیں۔ وادیٔ نور آزاد میدان ممبئی میں تقریباً پانچ لاکھ فرزندانِ توحید جمع ہوتے ہیں۔ ان اجتماعات میں راقم الحروف نے بھی بارہا شرکت کی ہے، ان میں اصلاح عقائد اور اصلاح اعمال کے مختلف موضوعات پر علما کے نورانی بیانات ہوتے ہیں، خود مولانا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی روشنی میں بہت عمدہ اور اثر انگیز خطاب فرماتے ہیں، اجتماعات کا ایک اجلاس فقہی احکام و مسائل کے لئے خاص ہوتا ہے، جس میں لوگوں کے ذریعہ پوچھے گئے سوالات کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔ وہابیوں، دیوبندیوں کے عقائد اور احکام کے تعلق سے بھی سوالات ہوتے ہیں جن کے تفصیلی جوابات کتاب و سنت کی روشنی میں دیئے جاتے ہیں۔ اسٹیج کافی وسیع و عریض ہوتا ہے جو علما، فقہا، ائمہ، قرا، حفاظ اور شعرا سے بھرا ہوتا ہے۔

مولانا نے تعلیم دین کو عام کرنے کے لئے ایک سو گیارہ (۱۱۱) مدارس قائم کرنے کا عزم کرلیا ہے اب تک ان میں سے ۱۷ مدارس قائم ہو چکے ہیں جو بہت کامیابی کے ساتھ چل رہے ہیں۔ ان میں سے بعض مدارس کے طلبا کا راقم الحروف نے امتحان لیا تو ان کے جوابات سے مسرت حاصل ہوئی، تعلیم کے ساتھ تربیت پر بھی

پوری توجہ دی جاتی ہے اور مولانا کے منصوبوں میں انگلش میڈیم اسکول، ہاسپٹل وغیرہ کا قیام بھی شامل ہے۔

مولانا موصوف کا زیادہ تر وقت تبلیغی اسفار، تربیت مبلغین، تحریک کی بہتر تنظیم اور اپنے مدارس کی نگرانی اور تجارت جیسے اہم امور میں صرف ہوتا ہے۔ ہر سال حج وعمرہ سے بھی شرفیاب ہوتے ہیں اس سال ماہ رجب میں کعبۂ مقدسہ کے اندر داخل ہوکر عبادت کرنے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ ہر تین سال پر مجلس شرعی جامعہ اشرفیہ مبارک پور کا ایک سہ روزہ فقہی سیمینار اور اخیر میں اجلاس عام بھی منعقد کراتے ہیں، نعت گوئی کا ذوق بھی ہے اور اب وقت نکال کر اصلاحی کتابیں بھی تالیف فرما رہے ہیں، درج ذیل تالیفات منظر عام پر آچکی ہیں۔

ماہِ رمضان کیسے گزاریں؟، گلدستۂ سیرت النبی، مژدۂ بخشش (نعتوں کا مجموعہ)، عظمت ماہِ محرم اور امام حسین، قربانی کیا ہے؟، امام احمد رضا اور اہتمام نماز وغیرہ

ایک ایسا شخص جس کی کل تعلیم درجۂ خامسہ تک ہو اور وہ ایسے کارہائے نمایاں انجام دے، قابل رشک وقابل تقلید ہے، میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ یہ مرشد برحق حضور سیدی ومولائی وملاذی مفتیٔ اعظم ہند مولانا شاہ مصطفیٰ رضا قادری نوری بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کا نوری فیضان ہے جو مولانا موصوف پر برس رہا ہے، اخیر میں مولانا کو حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ کے الفاظ میں یہ نصیحت ہے:

شکر خدائے کن کہ موفق شدی بخیر

زانعام وفضل او نہ معطل گذاشتت

منت منہ کہ خدمت سلطاں ہمی کنی

منت شناس ازو کہ بخدمت گذاشتت

ساتھ ہی یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی تمام خدمات دینیہ کو قبول

فرمائے، ریا وسمعہ اور نام ونمود سے محفوظ رکھے، اخلاص وللّٰہیت کی دولت سے مالا مال فرمائے اور علمائے کرام ومشائخ عظام کے ساتھ یہ کاروان تبلیغ ہمیشہ رواں دواں رہے اور خلق خدا اس سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہو۔

بجاہ حبیبہ النبی الامین الکریم علیہ وعلی آلہ افضل الصلاۃ والتسلیم۔ اٰمین

محمد نظام الدین رضوی

خادم دار العلوم اشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور

ضلع اعظم گڑھ یوپی

پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت **علامہ غلام عبد القادر علوی** صاحب قبلہ سجادہ نشین خانقاہ فیض الرسول و ناظم اعلیٰ دار العلوم فیض الرسول، براؤں شریف، سدھارتھ نگر، یو پی۔

نحمده و نصلی علی حبيبه الكريم

فاضل جلیل حضرت مولانا الحاج محمد شاکر علی صاحب نوری دام بالمواہب کی تصنیف کردہ کتاب مستطاب ''برکاتِ شریعت'' کا مسودہ فقیر کے پیش نظر ہے، موصوف اپنے گوں ناگوں خصائل حمیدہ کے سبب خواص علما و مشائخ کی نگاہ میں انتہائی قدر و عزت سے دیکھے جاتے ہیں۔ اصلاح عقائد و اعمال کی عالمی تحریک ''سُنّی دعوتِ اسلامی'' کے بانی، امیر و سربراہ کی حیثیت سے ان کی مذہبی خدمات کا سلسلہ کئی براعظم تک پھیلا ہوا ہے۔ دنیا کے مختلف خطوں کے لوگ دین کی تڑپ لے کر جب اس پاکیزہ تحریک سے وابستہ ہوئے تو ان کی زندگی میں اعتقادی، عملی و فکری حیثیت سے ایسا انقلاب آیا کہ وہ تحمل و بردباری، سنجیدگی و متانت، ایثار و خود داری، دین کے لئے جاں نثاری و فداکاری کا مرقع اور صاحب کردار مسلمان کی عملی تصویر بن گئے۔ کچھ نے تو راستیِ گفتار و پاکیزگیِ کردار سے آراستہ ہو کر اپنے ماحول میں دعوت و اصلاح کے لئے خود کو اس طرح وقف کر دیا کہ دوسروں کے لئے رہبر و رہنما بن گئے۔

سُنّی دعوتِ اسلامی اور اس کے مبلغین کے ان پاکیزہ اثرات کو کہیں سے اور کہیں بھی دیکھا اور محسوس کیا جا سکتا ہے۔ بلا شبہ اس کے پیچھے فیضان نظر اور مکتب

کی کرامت دونوں کا کلیدی رول ہے............اسلام مہد سے لے کر لحد تک انسانی زندگی کو سنوارنے کے لئے آیا ہے، اصلاح کی کوئی تحریک حیاتِ انسانی کے کسی گوشے اور مرحلے کو نظر انداز نہیں کرسکتی، انہیں زریں خطوط پہ گامزن حضرت امیر سُنّی دعوتِ اسلامی کی یہ تصنیف انسانی زندگی کے آغاز سے سفر آخرت کے مراحل تک عنوان درعنوان قرآن وحدیث، اقوال خلف وسلف، عبرت انگیز ونصیحت آمیز قصص وحکایات سے مزین بے پناہ افادیت کی حامل ہے جس کے لئے فاضل مصنف مبارکباد وشکریہ کے مستحق ہیں۔ رب کریم بطفیل نبی کریم اس کتاب کو قبولیت تامہ وافادیت عامہ عطا فرمائے۔ (آمین)

غلام عبد القادر علوی
۱۲ر شوال المکرم سنہ ۱۴۲۸ھ
۲۴ر اکتوبر سنہ ۲۰۰۷ء

عالم جلیل ادیب شہیر حضرت علامہ **مولانا افتخار احمد صاحب** قادری مصباحی

استاذ دار العلوم قادریہ غریب نواز، لیڈی اسمتھ، ساؤتھ افریقہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جو حضرات دعوت کی فیلڈ میں کام کرتے ہیں وہ یقیناً عظیم و جلیل ہیں، کیوں کہ نبی کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے حجۃ الوداع کے تاریخی خطبہ میں فرمایا تھا ’’فَلْیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ‘‘ حاضرین پر فرض ہے کہ میرا یہ پیغام غائبین تک پہنچادیں۔

گویا یہ حضرات نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم وفرمان کو بجالانے کی سعادت و برکت سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔ امت کا جو فرد بھی یہ فریضہ انجام دے گا وہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اطاعت شعار اور سعادت مند امتی ہوگا۔ لیکن یہی فریضہ اگر علما انجام دیں گے تو اس کی اہمیت وجلالت دو چند ہو جاتی ہے۔ علما کی یہ مجلسیں سراپا نور و برکت ہوتی ہیں، زبانِ نبوت سے اس کا تعارف پڑھیے۔

سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے محبوب صحابی جو حضور کی نعلین مبارک اور مسواک مقدس اٹھایا کرتے تھے اور حضور کو پیش کرتے اور دوسری خدمات بھی انجام دیتے وہ عظیم صحابی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، ان سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: **جُلُوْسُکَ فِیْ مَجْلِسِ الْعِلْمِ لَا تَمَسَّ قَلَمًا وَّ لَا تَکْتُبُ حَرْفًا خَیْرٌ لَّکَ مِنْ عِتْقِ اَلْفِ رَقَبَۃٍ وَّ نَظْرُکَ اِلٰی وَجْہِ الْعَالِمِ خَیْرٌ لَّکَ مِنْ اَلْفِ فُرُسٍ تَصَدَّقْتَ بِھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَ سَلَامُکَ عَلَی الْعَالِمِ خَیْرٌ لَّکَ مِنْ عِبَادَۃِ اَلْفِ سَنَۃٍ** (لباب الحدیث از امام سیوطی)

اے عبد اللہ! علم دین کی مسجد میں تیرا بیٹھنا اس طرح کہ نہ تو قلم چھوئے اور نہ کوئی حرف لکھے یہ ایک ہزار غلاموں کے آزاد کرنے سے بھی افضل و بہتر ہے اور عالم کے چہرے کو تیرا دیکھنا ایک ہزار گھوڑوں سے افضل ہے جسے تو راہِ خدا میں صدقہ کرے

اور عالم کو تیرا اسلام عرض کرنا ایک ہزار سال کی عبادت سے افضل ہے۔

سُنّی دعوتِ اسلامی کے امیر محبّ گرامی حضرت علامہ **مولانا محمد شاکر علی نوری** صاحب زید مجدہ کو مذکورہ حدیث کے مفہوم کے تناظر میں دیکھا جائے تو حسن ظن کہتا ہے کہ آپ بھی اس حدیث کے مصداق ہیں۔

علامہ قسطلانی نے ارشاد الساری کے مقدمہ میں ایک حدیث نقل فرمائی، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا"اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِیْ قَالُوْا مَنْ خُلَفَاءُکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ الَّذِیْنَ یَرْوُوْنَ اَحَادِیْثِیْ وَ یُعَلِّمُوْنَھَا النَّاسَ" اے اللہ! میرے خلفا (نائبین) پر کرم فرما۔صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے خلفا کون ہیں؟ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ ہیں جو میری احادیث روایت کرتے ہیں اور لوگوں کو ان کی تعلیم دیتے ہیں، ان کے مفاہیم و معانی اور ان سے نکلنے والے احکام بیان کرتے ہیں۔

ایسے علما یقیناً سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نائب و اسسٹنٹ ہیں۔کتنا عظیم منصب و رتبہ ہے ایسے علما کا جو کتاب و سنت کے مفاہیم امت مسلمہ کو منتقل کرتے ہیں۔یہ حدیث بھی اپنے پر وقار و دلکش اسلوب کے ساتھ امیر سُنّی دعوتِ اسلامی پر صادق آتی ہے۔انہوں نے برکاتِ شریعت کے تین حصے مکمل فرمائے اور ان تینوں حصوں کے ذریعہ قرآنی آیات اور نصوصِ حدیث کے معانی و مفاہیم لوگوں تک پہنچانے کی بڑی کامیاب کوشش کی ہے۔

برکاتِ شریعت حصہ اول ایمان، ارکان اسلام، جماعت کی اہمیت، ترک نماز پر وعیدیں، ذکر الٰہی کی برکتیں، حقوقِ والدین، صلہ رحمی، حقوقِ جیران، غیبت کی شناعت، تکبر کی قباحت، کذب و حسد کے مفاسد وغیرہ پر مشتمل ہے۔حصہ دوم میں فضائل قرآن، برکاتِ درود پاک، امر بالمعروف کی اہمیت، فضائل علم و علما، توبہ و استغفار اور فضائل و آداب مسجد وغیرہ کا بیان ہے۔

حصہ سوم میں اخلاص کی اہمیت، ریا و سمعہ پر وعیدیں، حلال و حرام، امانت و

خیانت، زنا ولواطت کی شناعت وقباحت، تقویٰ کے برکات، دنیا کی بے ثباتی، موت اور عالم برزخ اور ایصال ثواب جیسے اہم موضوعات پر دلکش اور تحقیقی انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ گویا ان تینوں حصوں نے ایمان و اسلام کی بنیادی تعلیمات کو سمیٹ لیا ہے، اس طرح یہ اپنے موضوع پر ایک جامع کتاب بن گئی ہے۔ یقیناً ان کا مطالعہ کرنے والے اور ان پر عمل کرنے والے برکاتِ الٰہی سے بہرہ ور اور محظوظ ہوں گے۔

ان تینوں حصوں میں مصنف امیر ملت دام ظلہ نے جو بات لکھی ہے مصادر کی روشنی میں لکھی ہے اور اندازِ استدلال بڑا اچھوتا ہے اور اسلوب بڑا مرغوب ہے اور پوری کوشش فرمائی ہے کہ ہر بات کی دلیل پہلے قرآن عزیز سے دی جائے اور استشہاد بڑا ہی وزنی اور مستحکم ہے مثلاً ایصالِ ثواب حق ہے۔ علمائے امت نے اس کے متعدد دلائل دئے ہیں مگر اس کتاب میں قرآنی آیت سے استدلال یہ مصنف کا امتیاز ہے۔ قرآن ناطق ہے: وَ الَّذِیْنَ جَآءُ وْا مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ ٥ اس آیت کے مفہوم کے سلسلے میں مصنف فرماتے ہیں: غور کرنے کا مقام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آیت کریمہ میں مسلمانوں کے اپنے ماقبل گزرنے والے مسلمانوں کے لئے دعائے مغفرت کرنے کو بطور تعریف بیان فرما رہا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ”اَلدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَةُ“ دعا عبادت ہے۔

جب یہ معلوم ہو گیا کہ دعا عبادت ہے تو سمجھ لینا چاہئے کہ زندہ لوگ اپنے مردوں کے لئے یہ عبادت کرتے ہیں اور انہیں اس کا فائدہ بھی پہونچتا ہے، کیوں کہ اگر فائدہ نہ پہونچتا تو یہ دعا لغو و بے کار ہوتی اور کہنا پڑتا کہ قرآنِ حکیم نے ایک لغو چیز بطور تعریف بیان کی ہے۔ لہٰذا ثابت ہو گیا کہ ایک زندہ مسلمان کا کسی مسلمان میت کے لئے دعائے مغفرت کرنا ان کی بخشش اور درجات کی بلندی کا باعث ہے۔

ایک بہت مؤثر انداز میں مصنف نے ایصالِ ثواب کی حقانیت قرآنِ عظیم سے ثابت فرمائی ہے، یہی رنگ پوری کتاب میں ہے۔ بلا شبہ ان حصوں کو مکمل فرما کر

مصنف نے ایک قلمی جہاد فرمایا۔ مقام استعجاب تو یہ ہے کہ ایک طرف حضرت مولانا شاکر صاحب تقریر کے ذریعہ دعوت وتبلیغ کا فریضہ انجام دے رہے ہیں اوراس سلسلہ کی مصروفیات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں پھر بھی اتنے وقیع تحریری وتصنیفی کاموں کو مکمل کرلینا اگر کرامت نہیں تو استقامت ضرور ہے اور ''اَلْاِسْتِقَامَةُ فَوْقَ الْكَرَامَةِ'' کا مقولہ کتنا معنی خیز ہے۔ رب قدیر اپنے حبیب گرامی وقار سیدنا محمد رسول اللہ اور دیگر انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے صدقہ وطفیل ان مبارک سلسلوں کو دوام بخشے۔

احباب وعوام اہل سنت سے میں گزارش کروں گا کہ وہ ان کتابوں اوران جیسی دیگر کتابوں کی نشرواشاعت میں بھرپور حصہ لیں اور فرمانِ خداوندی ''وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى'' کے تقاضوں کو پورا کریں۔ مولائے کریم امیر سُنّی دعوتِ اسلامی اور دیگر ارکان اوراحباب سے مزید اپنے دین کی خدمات لے اوران اعمالِ حسنہ کی برکات سے دونوں میں سب کو مالا مال فرمائے اور عقائد حقہ کی ترویج وتبلیغ کا ایسا اجر وثواب مرحمت فرمائے جس کا سلسلہ تا قیامت جاری وساری رہے۔ آمین

اپنا شرف دعا سے ہے باقی رہا قبول
یہ جانیں ان کے ہاتھ میں کنجی اثر کی ہے

افتخار احمد قادری
خادم دار العلوم قادریہ غریب نواز
ساؤتھ افریقہ، مقیم مدینہ منورہ (السعودیہ)
۲۳؍شوال المکرّم ۱۴۲۸ھ

نبیرۂ صدرالشریعہ

حضرت علامہ مفتی محمود اختر القادری

رضوی امجدی دارالافتا، نیو قاضی اسٹریٹ ممبئی ۳

آج یہود وہنود ونصاریٰ اور دیگر اسلام دشمن طاقتیں اسلام دشمنی میں عدل وانصاف اور اخلاق ودیانت سے عاری وبے گانہ ہوکر ہر قسم کے حربے استعمال کررہی ہیں، کہیں مسلمانوں کا قتل عام ہورہاہے تو کہیں نسل کشی کی سازشیں ہورہی ہیں، کہیں مسلمانوں کو اقتصادی پابندیوں میں جکڑا جارہاہے تو کہیں انہیں خانہ جنگی کی بھٹی میں جھونکا جارہاہے، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف افواہوں کا بازار گرم کرکے اذہان وقلوب کو زہر آلود کیا جارہاہے، اسلام اور اہل اسلام سے عداوت ونفرت کے شعلے اغیار کے دلوں میں بھڑکائے جارہے ہیں۔ساتھ ہی ساتھ ٹی وی،سی ڈی اور فحش وعریاں لٹریچر کے ذریعہ امت مسلمہ پر یلغار کررکھی ہے تاکہ مسلم نوجوانوں کا ذہن اس طرح سفلی جذبات کی زد میں آجائے کہ وہ دین وایمان سے بے بہرہ ہوجائیں اور اسلامی تعلیمات،اخلاق وآداب کا تصور بھی ان کے ذہنوں میں باقی نہ رہے۔

اسلامی تعلیمات سے اجتناب ودوری کا نتیجہ یہ ہے کہ فسق وفجور اور بدعملی کا دوردورہ ہے، جہالت وبداخلاقی عروج پر ہے اور فواحش ومنکرات عام ہوتے جارہے ہیں۔ان حالات میں ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلام کی حقانیت، دین کی بنیادی تعلیمات،عبادات ومعاملات کے صحیح مسائل،سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنتیں،اولیائے کاملین اور بزرگان دین کے کردار وعمل اور ان کی دینی خدمات کی اشاعت پر توانائیاں صرف کی جائیں، جہالت وبداخلاقی کے خلاف موثر محاذ بنائیں،فسق وفجور اور منکرات کے سدباب کے لئے

تقریر وتحریر کی صلاحیتیں بروئے کار لائی جائیں اور اسلامی لٹریچر زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچائے جائیں۔

اسی ضرورت کو پورا کرنے اور اسی مقصد کی تکمیل کے لئے زیر نظر کتاب ''برکات شریعت'' ایک عمدہ اور موثر کوشش ہے۔ فاضل مرتب مولانا حافظ وقاری محمد شاکر علی نوری امیر سنی دعوت اسلامی جس طرح اپنی دلنشیں تقریر کے ذریعہ اصلاح معاشرہ کی جدوجہد کررہے ہیں اسی طرح تحریر ولٹریچر کے ذریعہ بھی تبلیغ واشاعت مسلک اعلیٰ حضرت کی نمایاں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ برکات شریعت بھی اسی سلسلہ کی ایک اہم پیش رفت ہے۔ اس کی زبان بہت ہی سلیس اور اس کا انداز بیان نہایت سہل اور آسان ہے۔ سماج اور معاشرہ میں جو برائیاں اور بدعملیاں پھیلی ہوئی ہیں ان کے تدارک کے لئے یہ کتاب بہت ہی موثر ثابت ہوگی اور عوام اہلسنّت بالخصوص نوجوان طبقہ کے ظاہر وباطن کی اصلاح کے لئے مشعل راہ ہوگی مزید یہ کہ یہ کتاب مبلغین کے لئے ایک اہم دستاویز اور علمی خزانہ ہے۔ رب قدیر اپنے حبیب لبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ میں اس کتاب کو قبول عام بخشے اور اس کے فاضل مرتب کو دارین میں بہترین جزا عطا فرمائے اور ان کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے۔ آمین بجاہ النبی سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

محمود اختر القادری عفی عنہ

خادم الافتا رضوی امجدی دارالافتا

قاضی اسٹریٹ ممبئی ۳

حضرت علامہ مفتی اشرف رضا صاحب قبلہ

مفتی و قاضی ادارۂ شرعیہ مہاراشٹرا

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده و نستعينه و نصلی و نسلم علی حبيبه المصطفیٰ الحليم

الحاج حافظ و قاری مولانا محمد شاکر علی صاحب نوری امیر سُنّی دعوتِ اسلامی کی تالیف ''برکاتِ شریعت'' کو مختلف مقامات سے دیکھا، ماشاء اللہ طالب حق کے لئے مفید و منفع پایا۔ اللہ عزوجل اس کتاب کو مقبولِ خلائق بنائے اور مسلمانوں کو اس سے ہدایت و برکت کی توفیق دے۔

و ما توفيقی الا بالله تعالیٰ عليه التكلان و به المستعان و صلی الله تعالیٰ علی خير خلقه اشرف المرسلين سيدنا و مولانا محمد المصطفی و علی اله و صحبه و ازواجه و ذرياته و اصوله و فروعه و اتباعه و علينا معهم و بارك و شرف و كرم و عظم و سلم الف الف مرة فی كل لمحة و لحظة

عبید المصطفیٰ، محمد اشرف رضا قادری

۱۴؍ شوال ۱۴۲۵ھ ۲۷؍ نومبر ۲۰۰۴ء

جامع معقولات ومنقولات

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اختر حسین قادری علیمی خلیل آبادی

(استاذ ومفتی دارالعلوم علیمیہ جمدا شاہی، بستی یوپی۔)

بسم الله الرحمٰن الرحيم

لك الحمد يا الله والصلاة والسلام عليك يا رسول الله

اما بعد

اسلام ایک دین فطرت اور مکمل دستور حیات ہے اور جملہ شعبہ ہائے زندگی کی رہنمائی کا ضامن اور ذمہ دار ہے۔

نبی رحمت محسن انسانیت سرور کائنات فخر موجودات محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زندگی کے ہر نشیب وفراز کے لئے ایسے اصول وضوابط اور قوانین عطا فرما دیئے ہیں جن پر کامیابی وکامرانی کا دارومدار ہے۔

اس لئے انسان اب فلاح وبہبود اور عروج وارتقا کی منزل پر اسی صورت میں پہونچ سکتا ہے کہ پیغمبر اسلام ہادیٔ اعظم علیہ التحیۃ والثنا کے بتائے ہوئے ان ارشادات وفرامین کو حرز جاں بنائے اور اپنا ہر ہر قدم آپ کی روح افزا تعلیمات کی روشنی میں بڑھائے۔ ارشاد خداوندی ہے: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ" مگر نہایت قلق واضطراب کی بات ہے کہ عالم اسلام بڑی تیزی سے اپنے آقا ومولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ان حیات بخش ہدایات سے دور اور مغربی افکار ونظریات اور یورپی اخلاق وکردار کا دلدادہ اور اسیر ہوتا جا رہا ہے یہ صورت حال بڑی تشویشناک اور داعیان اسلام کے لئے کرب انگیز ہے۔

خدائے بزرگ وبرتر "سنی دعوت اسلامی" کے امیر، ارکان واعیان اور متعلقین کو جزائے خیر دے جو اس دور پرفتن میں اسلامی اقدار وتعلیمات کو فروغ دینے کا بار گراں اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے ہیں اور امت مسلمہ کی اصلاح کے لئے پیہم عمل اور مسلسل جد وجہد

میں مصروف ہیں۔

دعوت وتبلیغ اوراشاعت اسلام وسنیت کی ہی ایک کڑی **"برکات شریعت"** ہے جو آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ، اقوال ائمہ، ارشاداتِ اصفیا اور تعلیمات علما وفقہا کا حسین گلدستہ اورگراں قدر پند ونصائح کا خوشنما گلزار ہے۔اس کتاب کے مولف مشہور عالم ومبلغ اورعالمی تحریک سنی دعوت اسلامی کے امیر حافظ وقاری **مولانا الحاج محمد شاکر علی نوری** دام مجدہ ہیں جن کی مساعی جمیلہ کی بدولت بے عملی اور بد عملی کے گھٹاٹوپ اندھیرے میں علم وعمل کے چراغ روشن ہورہے ہیں اورلوگ شریعت مطہرہ کی برکتوں سے مالا مال ہورہے ہیں۔رب تعالیٰ اس کوشش کومقبول فرمائے،آمین۔

☆☆☆

محمد اختر حسین قادری علیمی

دارالعلوم علیمیہ جمدا شاہی بستی یوپی۔

احوال واقعی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا وَ مَاکُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ

اَمَّا بَعْدُ!

خدائے قدیر عزوجل کا بے پناہ شکر واحسان ہے کہ اس نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل اور بزرگان دین کے فیضان سے اور میری والدہ ماجدہ، مشفقہ کی دعاؤں سے برکات شریعت کی جلد اول پیش کرنے کا شرف عطا فرمایا۔

ہماری تباہی و بربادی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ ہم نے قرآن مقدس اور صاحب قرآن سے اپنا رشتہ بہت ہی کمزور کردیا ہے جب کہ حقیقت یہ ہے کہ ہمیں سر بلندی اور سرفرازی قرآن وصاحب قرآن سے مستحکم رشتے کے بعد ہی حاصل ہوگی۔ وگرنہ قرآن وسنت سے منھ موڑ کر ہم کامیابی وکامرانی کبھی بھی حاصل نہیں کرسکتے، بلکہ اس کے برعکس گمراہی اور تباہی کے عمیق غار میں ڈھکیل دیئے جائیں گے۔

زیر نظر کتاب **"برکات شریعت"** کو پیش کرنے کا مقصد ہی یہی ہے کہ امت مسلمہ کو قرآن وحدیث کے احکامات سے آشنا کرایا جائے اور قرآنی تعلیمات نیز نبوی فرمودات پر احسن طریقہ سے عمل کی دعوت دی جائے اور اہل ایمان پر واضح کیا جائے کہ قرآن وحدیث میں مختلف عبادات ومعاملات کے لئے کیا حکم ہے؟.................. بے شمار گناہ، مسلمان معمولی سمجھ کر کرلیتا ہے لیکن اسے معلوم نہیں کہ قرآن مقدس نے ان کی کیا کیا سزائیں بیان کی ہیں .... مسلمان آپس میں رشتے پختہ بنانے کے بجائے انہیں توڑتا ہوا نظر آتا ہے مگر اسے خبر نہیں کہ قرآن مجید نے رشتوں کے احترام کی کیسی پیاری تعلیم دی ہے.......... مسلمان حقوق العباد کی پامالی کرتا نظر آتا ہے لیکن اسے معلوم نہیں کہ کتاب اللہ اور حدیث رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اس کا عذاب کتنا سخت ترین ہے.......... الغرض اس کتاب کی تصنیف کا مقصد مسلمانوں کو قرآن عظیم اور

احادیث نبویہ سے قریب کرنا ہے۔

اگر ہمارے ذمہ دار حضرات بالخصوص مبلغین اسلام اپنے گھروں اور محلے کی مسجدوں میں روزانہ ''برکات شریعت'' سے پانچ سے سات منٹ تک کسی ایک وقت درس دیناشروع کردیں تو امید ہے قرآن واحادیث کے تقاضوں پر عمل کرنے کا جذبہ پیدا ہوگا۔

ربِّ قدیر ہمیں قرآن واحادیث کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، ہماری کوتاہیوں کو معاف فرمائے۔اور ہمیں قرآن وصاحب قرآن کی محبت میں جینے مرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور **''برکات شریعت''** کو اصلاح مسلمین کا ذریعہ بنائے۔

سیکڑوں صفحات پر مشتمل اس کتاب کی ترتیب میں رفقائے دعوت کا بھر پور تعاون حاصل ہے اگر ان کا ذکر نہ کروں تو بڑی ناسپاسی ہوگی......خادم قوم وملت الحاج محمد عثمان زرودر والا، الحاج عرفان نمک والا، اور علمائے کرام میں محققِ مسائل جدیدہ حضرت علامہ مفتی محمد نظام الدین صاحب (صدر شعبۂ افتا الجامعۃ الاشرفیہ) مولانا افتخار احمد صاحب مصباحی، حضرت مفتی محمد زبیر احمد مصباحی، مولانا ابوالحسن صاحب، مولانا محمد رفیع الدین صاحب اشرفی، مولانا عبیداللہ نوری، بطور خاص مولانا مظہر حسین علیمی، مولانا سید عمران الدین قادری، مولانا محمد عبداللہ اعظمی، مولانا یوسف نوری کا جنھوں نے لمحہ لمحہ اس کتاب کے ترتیب دینے میں بھر پور محنت ومشقت کی۔ میں ان سب کے لئے دعاگو ہوں کہ اللہ عزوجل اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ و طفیل اپنی شان کے مطابق اجر عطا فرمائے اور ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائے۔

فقیر کو اپنی علمی بے مائیگی اور استعداد کی کمی کا اعتراف ہے، کتاب میں وہ کچھ تو نہ لکھا جاسکا جس سے مضامین کا حق ادا ہوتا، لیکن ایک کمزور بندے کی حقیر کوشش ہے، جس سے مقصود محض تبلیغ واشاعت دین اور رضائے الٰہی ورضائے رسول ہے۔

گر قبول افتد زہے عزوشرف

اہل علم حضرات کی بارگاہ میں التماس ہے کہ زیر نظر کتاب **''برکاتِ شریعت''**

میں کسی قسم کی اصلاح کی ضرورت محسوس کریں تو آگاہ فرمائیں تاکہ آئندہ اس کا خیال رکھا جا سکے۔

ربِّ قدیر جل جلالہ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اپنے محبوبین کے صدقے اس کتاب کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔

آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَ التَّسْلِیْمِ

خاکپائے علما و صلحا

محمد شاکر علی نوری

(امیر سُنّی دعوتِ اسلامی)

درس دینے کا طریقہ

سب سے پہلے درجِ ذیل درود پاک بلند آواز سے پڑھائیں:

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْکَ وَسَلَّمَ

اس کے بعد بطور تمہید درجِ ذیل سطور کے ذریعہ سامعین کے ذہن کو اپنی طرف متوجہ کریں۔

میرے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیارے دیوانو! آج درود شریف (یا جس موضوع پر درس دے رہے ہوں اس کا تذکرہ کریں) کے متعلق چند فرامین رسول پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہوں۔ اللہ عزوجل ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

پھر برکاتِ شریعت کے جس باب سے درس دینا ہو اس میں سے ایک درس اور اس کی تشریح اس طرح کریں جیسا کہ برکاتِ شریعت میں کی گئی ہے۔ مثلاً جمعہ کے باب سے ایک حدیث اور اس کی وضاحت ذکر کی جاتی ہے، اس کو پڑھیں اور اندازِ بیان کو ذہن نشیں کرلیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جمعہ کا دن آتا ہے تو مسجد کے ہر دروازہ پر فرشتے آنے والے کو

لکھتے رہتے ہیں۔ جو پہلے آئے اس کو پہلے لکھتے ہیں اور جب امام خطبہ کے لئے بیٹھ جاتا ہے تو وہ اعمال ناموں کو لپیٹ لیتے ہیں اور آ کر خطبہ سنتے ہیں اور جلدی آنے والا اس شخص کی طرح ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک اونٹ صدقہ کرتا ہے اور اس کے بعد آنے والا اس شخص کی طرح ہے جو ایک گائے صدقہ کرتا ہے، اس کے بعد والا اس شخص کی مثل ہے جو مینڈھا صدقہ کرے پھر اس کی مثل ہے جو مرغی صدقہ کرے پھر اس کی مثل ہے جو انڈا صدقہ کرے۔

میرے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیارے دیوانو! اس حدیث پاک سے نمازِ جمعہ کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے کہ اس دن فرشتوں کی بہت بڑی جماعت آسمان سے زمین پر نازل ہوتی ہے اور جو لوگ نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لئے مسجد میں آتے ہیں فرشتے اپنی لسٹ میں بالترتیب ان کے نام درج کر لیتے ہیں اور پھر اللہ کی بارگاہ میں ان کے نام پیش ہوتے ہیں۔ فرشتے نمازیوں کی آمد کا اس وقت تک انتظار کرتے ہیں جب تک امام خطبہ کے لئے ممبر پر نہ بیٹھ جائے۔ یہی نہیں بلکہ جو لوگ نمازِ جمعہ کے لئے حاضر ہوتے ہیں ان کی ترتیب کے اعتبار سے انہیں فضائل بھی ملتے ہیں جیسا کہ مذکورہ حدیث میں ہے کہ کسی کو اونٹ قربان کرنے، کسی کو گائے اور کسی کو انڈا قربان کرنے کا ثواب دیا جاتا ہے۔ اب یہ ہماری بدنصیبی ہوگی کہ ہم اتنی دیر سے آئیں کہ ملائکہ اپنے دفتر سمیٹ چکے ہوں اور نمازیوں کی فہرست میں ہمارا شمار نہ ہو۔ لہٰذا نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لئے اپنا وقت قربان کر کے جلد آنے کی کوشش کریں کہ اللہ کی بارگاہ میں جب نمازیوں کی فہرست پیش ہو تو اس میں ہمارا نام سرفہرست ہو۔ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اسی طرح سے روزانہ علاقائی مسجد، گھر، مدرسہ یا چوک میں ۵ رتا ۷ رمنٹ کا درس دیں۔ انشاءاللہ دینی ماحول بنے گا اور سکون واطمینان کی دولت نصیب ہوگی۔

دعوت دینے کا طریقہ

دعوت دینے کے لئے کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ ساتھی نکلیں۔ جس علاقے میں اجتماع کے لئے جانا ہو اس علاقے کی مسجد میں نمازِ عصر سے قبل پہنچ جائیں، صفِ اول میں تکبیر اولیٰ کے ساتھ نماز ادا کریں، دعائے اول کے بعد مبلغ عوام سے یوں مخاطب ہو:

السلام علیکم و رحمة الله برکاته!

میرے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیارے دیوانو! آپ کے علاقے میں سُنّی دعوتِ اسلامی کا قافلہ حاضر ہوا ہے، دعا کے بعد علاقائی دورے کے لئے تھوڑا سا وقت نکال کر اللہ عزوجل اور سرکار رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشی حاصل کریں۔

مبلغین دعائے ثانی کے بعد عوام سے ملاقات کریں اور علاقائی دورے کے فائدے ان الفاظ میں بتائیں کہ میرے پیارے بھائی! اگر آپ ساتھ چلیں گے اور آپ کے ذریعہ ایک بندۂ مومن بھی نیکیوں کی طرف مائل ہو گیا اور گناہوں سے نفرت کرنے لگا تو ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہت خوش ہوں گے۔ لٰہذا رضائے الٰہی و رضائے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے تھوڑا سا وقت دیں۔

مبلغین عوام پر جبر نہ کریں، بلکہ برضا و رغبت شامل ہو جائیں تو بہتر ہے ورنہ دوسری مرتبہ شرکت کی گزارش کریں۔ انشاء اللہ آپ کا اخلاص ضرور رنگ لائے گا۔ جن لوگوں کو دورے میں اپنے ساتھ لے جائیں ان کو سفر اور ملاقات کے آداب ضرور بتائیں بالخصوص یہ نیت جملہ ساتھیوں کو کرا دیں کہ اللہ جل شانہ پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل مجھے اور میرے ساتھیوں کو اپنی اور اپنے حبیب کی رضا کی خاطر دین کی طرف پھیر دے۔

دعوت کے ساتھیوں میں سے ایک مبلغ علاقے کے ساتھیوں کو قافلے کی نگراں کی دعوت کو سننے کی گزارش کرے۔ نگرانِ قافلہ عوام سے ''دین کتنی قربانیوں سے پھیلا

ہے“ وہ باتیں بتائیں اورنیکیوں کی اہمیت اور برائیوں کی سزا کا احساس دلائیں اور افسوس کا اظہار کریں کہ آج مسلمان تاجدارِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمودات پر عمل کرنے میں شرم محسوس کرتا ہے اور شیطان کے بتائے ہوئے راستہ پر بے خوف و خطر چلتا نظر آتا ہے۔ آج اللہ عزوجل کا خوف لوگوں کے دلوں سے نکل گیا ہے۔ اللہ سے ڈرو اور علم حاصل کرو، آخرت میں کام آنے والے اعمال اختیار کرو اور جہنم میں لے جانے والے اعمال سے پرہیز کرو۔ اسی مقصد کے تحت آج بعد نمازِ مغرب آپ کے علاقے میں جو مسجد ہے وہاں تحریک سُنّی دعوتِ اسلامی کا اجتماع ہوگا، اس میں تشریف لا کر دینی اور اسلامی معلومات حاصل کریں۔

مغرب کی نماز سے قبل نئے ساتھیوں کے ہمراہ جو دورے کے لئے چلے تھے مبلغین ان کے ساتھ گھل مل جائیں اور اچھے دوست بن جائیں، ان سے پتہ وغیرہ بھی لے لیں۔ نمازِ مغرب سے پہلے جملہ مبلغین مسجد میں پہنچ جائیں اور صف اول میں ذکر الٰہی میں مصروف ہو جائیں۔ مغرب کی نماز کے وقت دعائے اول کے بعد عوام سے یوں مخاطب ہوں: السلام علیکم و رحمة الله و برکاته!

میرے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیارے دیوانو! مغرب کی نماز کے بعد تھوڑی دیر کے لے آپ تشریف رکھیں انشاء اللہ العزیز رب قدیر اور سرکار رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمودات وارشادات بتائے جائیں گے۔

نگراں کے حسبِ ایما ایک نعت خواں مبلغ ممبر کے پاس بیٹھ جائے۔ فاتحۂ ثانی کے بعد امام مسجد کی دست بوسی کے بعد اجتماع کا آغاز کریں، جس مبلغ نعت خواں کو نگراں نے مقرر کر رکھا تھا وہ چند اشعار نعت شریف کے پڑھ کر سنائے، اس کے بعد ۳۰ رمنٹ کا بیان ایک مبلغ کرے۔ ہفتہ واری اجتماع کے لئے جو عناوین مختص کئے گئے ہیں انہی میں سے کسی ایک موضوع پر تیاری کر کے بیان کریں۔ پھر ایک مبلغ سنت مبارکہ بیان کرے، یا برکاتِ شریعت سے ۱۰ رمنٹ کا درس دے۔ بعدہٗ بعد صلوٰۃ وسلام

اور دعا پر اجتماع ختم کیا جائے۔

مبلغین آپس میں ملاقات کے بجائے نئے ساتھیوں سے ملاقات کریں اور انہیں اپنے علاقے میں تحریک کا کام شروع کرنے کی گزارش کریں اور اپنے شہر کے ہفتہ واری اجتماع میں شرکت کی تاکید کریں اور زیادہ سے زیادہ ساتھیوں کے ہمراہ آنے کی گزارش کریں۔ نیز علاقائی ذمہ داروں سے نگراں ملاقات کریں اور ممکن ہو تو کچھ تحفہ بھی ضرور دیں۔ نگراں جب ذمہ دار یا عوام سے گفتگو کرتے ہوں تو نہایت ہی مؤدب ہر کر مبلغین کھڑے رہیں۔ یاد رہے کہ دعوت میں سنجیدگی ہو، قطعی طور پر تفریح یا مذاق نہ ہونے پائے۔

ہفتہ واری اجتماع کا طریقہ

☆ جس مسجد میں اجتماع متعین کیا گیا ہو ذمہ داران عشا کی نماز جماعت کے ساتھ وہاں پر ادا کریں۔

☆ ہر مبلغ تلاوتِ قرآنِ مقدس یا نعت شریف یا بیان وغیرہ سے پہلے مذکورہ درود شریف عوام کو ضرور پڑھالیں۔

☆ سامعین کو ''میرے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیارے دیوانو!'' کہہ کر مخاطب کریں۔

☆ عشا کی نماز کے بعد معاونین نمازی حضرات کو اجتماع میں شرکت کی گزارش کریں۔ انداز مخلصانہ ہو، کسی پر زیادہ زور یا نہ بیٹھنے پر عار وغیرہ نہ دلائی جائے۔ یاد رکھیں یہ نفل کا کام ہے، ان شاء اللہ اخلاص کے ساتھ کوشش کی گئی تو ضرور کامیابی ہوگی۔

☆ مبلغ تلاوت قرآن مجید ترتیل کے ساتھ ہی کریں۔ چاہے ایک چھوٹی سورت ہی ہو۔

☆ نعت شریف پڑھتے وقت یہ خیال رہے کہ ہم اپنے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی سنا رہے ہیں۔ نعت شریف باوضو پڑھیں، جو نعت شریف پڑھنی ہو پہلے سے ہی اس کی تیاری کرلیں۔ گانوں کی طرز پر ہرگز نہ پڑھیں۔

☆ اجتماع میں ۵؍تا ۷؍منٹ برکاتِ شریعت سے درس بھی دیں۔
☆ بیان نہایت ہی سادہ ہو، لفاظی سے پرہیز کریں۔ قرآنی آیات واحادیث اوران کا ترجمہ اچھی طرح یاد کریں۔ جس موضوع پر بیان کرنا ہو مستند کتابوں سے اچھی طرح تیاری کریں اوراسی موضوع پر ہی بیان کریں۔ مقصد بیان اپنی اورقوم کی اصلاح کے ساتھ رضائے الٰہی ورضائے رسول (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہی ہو۔

مبلغین درج ذیل عناوین پر بیان کریں،
علما اس سے مستثنٰی ہیں

نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، خوفِ خدا، اطاعتِ الٰہی، قربانی، عقیقہ، توبہ، محبت الٰہی، محبت رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)، فضائل درود شریف، تلاوتِ قرآن کی فضیلت، فضائل صحابہ واولیا، فضائل علم وعلما، موت اوراس کے متعلقات، جھوٹ کی لعنتیں، غیبت، چغلی، حسد، کینہ، ریا، تکبر، زنا، لواطت، شراب، جوا وغیرہ کے عذاب، اخلاص وتواضع، حسن اخلاق، عفوودرگزر وغیرہ کے فضائل وفوائد، ماں باپ کے حقوق، اولاد کے حقوق، بھائی بہنوں کے حقوق، پڑوسیوں کے حقوق، میاں بیوی کے حقوق وغیرہ۔ مذکورہ تمام موضوعات فضائل ومسائل کے ساتھ بیان کئے جائیں۔
☆ علاقائی مرکز پر سُنّی اجتماع میں وفد کی صورت میں آنے والوں کے ذمہ داروں کے نام، علاقہ اورتعداد نوٹ کی جائے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک ساتھی رجسٹر لے کر مسجد کے دروازہ پر میز کرسی لے کر بیٹھ جائے جہاں اندراج ہو۔
☆ ہفتہ واری اجتماع کا جدول چار چار ہفتہ پہلے تیار ہو جائیں تاکہ مبلغین کو ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کردیا جائے۔ مبلغین اپنی ذمہ داریوں کو بحسن وخوبی نبھائیں۔
☆ ہفتہ واری اجتماع میں دیگر علاقے کے مبلغین اپنے ہمراہ دینی بھائیوں کو لے کر وفد کی شکل میں پہونچیں اوررجسٹر میں تفصیل درج کروائیں۔
☆ اجتماع کے اختتام پر نئے نئے علاقے سے آئے ہوئے بھائیوں سے ملاقات

کریں اور آئندہ ہفتہ زیادہ بھائیوں کے ساتھ شرکت کا وعدہ لیں نیز اپنے اپنے علاقہ کی تنظیمی سرگرمیوں کے متعلق باہمی تبادلۂ خیال کریں۔

☆ اندازِ ملاقات سنتوں کے مطابق ہو، ہنسی مذاق اور لغویات سے مکمل اجتناب کریں اور تضیعِ اوقات سے بھی ضرور اجتناب کریں۔ سنجیدگی کا دامن نہ چھوڑیں۔

☆ سفید کرتا، سفید پاجامہ نیز سفید عمامہ، ہری چادر، سفر میں عطر، مسواک، سرمہ، آئینہ، قینچی، سوئی، دھاگہ، ہمیشہ اپنے پاس رکھیں۔

☆ سنت و بیان کے لئے درجِ ذیل کتابوں سے استفادہ کریں۔

احیاء العلوم، بہارِ شریعت، قانونِ شریعت، مکاشفۃ القلوب، برکاتِ شریعت، انوار الحدیث، گنجینۂ رحمت، مشکوٰۃ المصابیح، نزہۃ القاری، اشعۃ اللمعات شرحِ مشکوٰۃ، کیمیائے سعادت، انوارِ سنت، مدارج النبوۃ، تاریخ اسلام، دین مصطفیٰ، تمہید ایمان، مصباح الجدید کے ساتھ ساتھ ہر مبلغ کے پاس کنزالایمان ترجمۂ قرآن ضرور ہونا چاہئے۔

☆ اجتماع کے بعد حلقے لگائیں جس میں درس اور بیان کا طریقہ، نعت شریف پڑھنے کا طریقہ، تلاوتِ قرآن مقدس کا طریقہ، ذکر کرانے کا طریقہ وغیرہ ذوق رکھنے والوں کو سکھایا جائے۔ یہ حلقہ آدھے گھنٹے سے زیادہ نہ ہو۔

اجتماع کی وقتی ترتیب

۵/منٹ تلاوت قرآن، ۱۰/منٹ نعت شریف، ۱۰/منٹ برائے تربیت (نئے مبلغ)، ۵/منٹ درس برکاتِ شریعت، ۲۵/منٹ مرکزی بیان، ۱۰/منٹ سنتیں، ۱۰/منٹ دعائیں، ۲۰/منٹ ذکر و دعا و صلوٰۃ و سلام اور ۳۰/منٹ حلقہ۔

نوٹ: اپنی کارگزاری نیز درپیش مسائل کے حل کے لئے مرکز سے رابطہ قائم کریں۔

چار روزہ قافلے کے جدول

درجِ ذیل معمولات وطریقۂ کار قافلے کے لئے قربانی دینے والوں کے لئے ہیں۔

☆ قافلے کے نگراں کی کامل اطاعت کریں، بغیر اجازت نگراں کہیں نہ جائیں۔

☆ نمازِ فجر جماعت کے ساتھ ادا کریں، جملہ مبلغین بعد نمازِ فجر دس منٹ تلاوتِ قرآنِ مقدس کریں اس کے بعد دس مرتبہ درود شریف پڑھیں، اس کے بعد قافلے میں کوئی ساتھی علم دین کی اہمیت یا صحابۂ کرام کے عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واقعات یا نماز کی اہمیت یا ترکِ نماز پر وعیدیں یا دیگر اصلاحی موضوع پر آدھا گھنٹہ دیکھ کر یا بغیر دیکھے بیان کریں۔ بعدہٗ اشراق و چاشت کی نمازیں ادا کی جائیں، اس کے بعد ناشتہ کیا جائے پھر تھوڑی دیر آرام کر لیں۔ ٹھیک ساڑھے دس بجے ساتھیوں کو بیدار کیا جائے۔ ضرورت سے فارغ ہو کر جملہ ساتھی گیارہ بجے تک حلقوں میں بیٹھ جائیں۔

☆ کلمے، ثنا، تحیات، درود ابراہیمی، دعائے ماثورہ، دعائے قنوت، سورۂ فاتحہ اور دیگر سورتیں یاد کریں اور کرائیں۔ (۱۲/ بجے تک)

☆ ۱۰۔۱۲ سے ۴۵۔۱۲ تک درس دینے کا طریقہ سکھائیں۔ اس کے بعد ضرورت سے فارغ ہو کر اچھی طرح وضو کریں اور صف اول میں بیٹھ کر توبہ و استغفار اور درود شریف وغیرہ میں مصروف رہیں۔ جماعت کے بعد خندہ پیشانی سے امام صاحب اور عوام سے بھی ملیں اور عوام سے دین کے کام کے متعلق گزارش کریں اور انہیں تحریکی مزاج دے کر تحریک کے کام کو شروع کرنے کی گزارش کریں۔

☆ نمازِ ظہر کے بعد کھانا تناول فرمائیں۔

☆ ۴۰۔۳ سے ۴۰۔۴ تک وضو، غسل، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، قربانی، تیمّم، جمعہ، اذان، آدابِ مسجد کے متعلق مسائل بتائے جائیں۔ اس کے بعد عصر کی تیاری میں لگ جائیں۔ عصر کی نماز صفِ اول میں ادا کریں۔ اس کے بعد مقامی حضرات سے علاقائی دورے میں ساتھ آنے کی گزارش کریں۔ عصر کی نماز کے بعد علاقائی اور قافلے والوں کے ہمراہ علاقے کا دورہ کریں اور لوگوں کو دین کی باتیں سیکھنے کی گزارش کریں۔ مغرب کی اذان سے پہلے مسجد میں پہنچ جائیں اور توبہ و استغفار میں لگ جائیں۔ مغرب کی نماز

جماعت کے ساتھ ادا کریں اس کے بعد اپنے ساتھیوں کو لے کر بیان کا طریقہ سیکھنے، سکھانے میں لگ جائیں۔عشا سے پہلے کھانا تناول فرمالیں۔

☆ عشا کی نماز کے بعد مندرجہ ذیل موضوعات پر بیان کریں۔

اخلاص، خوفِ خدا، عشق مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، والدین کے حقوق، رشتہ داروں کے حقوق، زبان کی حفاظت، توبہ اور درود شریف کے فضائل وغیرہ (۳۰ رمنٹ) اس کے بعد نبیٔ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دو سنتیں سکھائی جائیں۔ پھر مدارج النبوۃ، شفا شریف یا سیرتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں سے پڑھ کر سنایا جائے۔(۳۰ رمنٹ)

☆ اس کے بعد جو ساتھی قرآن شریف اچھی طرح پڑھنا جانتے ہوں وہ سورۂ ملک کی تلاوت کریں باقی ساتھی مکمل توجہ کے ساتھ تلاوت سنیں، پھر درود شریف پڑھتے ہوئے تصور آخرت میں ڈوب کر سنتوں کے مطابق سو جائیں۔

☆ مبلغین اپنے والدین سے اجازت بھی حاصل کریں نیز جہاں جاتے ہوں اپنے گھر والوں کو وہاں کا مکمل پتہ بھی دے دیں۔

اللہ عزوجل توفیق دے تو تہجد کے لئے بیدار ہوں ورنہ صبح اذان کے ساتھ بیدار ہو جائیں۔خبردار! نیند کی وجہ سے نماز میں سستی نہ کریں کہ نماز نیند سے بہتر ہے۔

اللہ عزوجل حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل آپ کا سفر قبول فرما کر مدینے کا سفر بھی نصیب فرمائے اور آخرت کا سفر آسان فرمائے۔(آمین)

گھر جانے سے پہلے اپنے لئے، والدین کے لئے، مشائخ کے لئے، جملہ مرحومین کے لئے، تحریک سُنّی دعوتِ اسلامی، تحریک کے ساتھیوں اور اس فقیر کے لئے ضرور بہ ضرور مغفرت اور خاتمہ بالخیر کی دعائیں فرمائیں کہ مسافر کی دعا قبول ہوتی ہے۔اللہ عزوجل بار بار دین کی راہ میں قربانی کی توفیق عطا فرمائے۔

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروڑوں دورد

سہ ماہی تربیتی کورس

☆ قرآن مقدس کا ناظرہ ترتیل کے ساتھ نیز کم از کم دس سورتیں یاد کرانا۔

☆ پانچ کلمے، ایمان مجمل، ایمانِ مفصل (مع ترجمہ)

☆ ثنا، التحیات، درود ابراہیمی، دعائے ماثورہ، دعائے قنوت۔

☆ غسل، وضو، نماز (شرائط، واجبات، سنتیں مع مسنون طریقہ)

☆ دس سنتیں مع آداب۔ کھانا کھانے کی سنتیں، پانی کی سنتیں، راستہ چلنے کی سنتیں، گفتگو کرنے کی سنتیں، عمامہ کی سنتیں، چھینک اور جماہی کی سنتیں، سلام کرنے کی سنتیں، مصافحہ کرنے کی سنتیں، مسجد میں داخل ہونے اور باہر نکلنے کی سنتیں، گھر میں آنے اور جانے کی سنتیں۔

☆ پانچ دعائیں۔ گھر سے باہر نکلنے کی دعا، اذان کے بعد کی دعا، کھانا کھانے سے پہلے اور بعد کی دعا، دعائیں زیادہ یاد کریں تو بہتر ہوگا۔

☆ مندرجہ ذیل اصطلاحات کی تعریف اچھے طریقے سے یاد کرائیں۔

ایمان، کفر، شرک، منافق، مرتد، ملحد، فرض، واجب، سنت، مستحب، مندوب۔

☆ ارکانِ اسلام کی قدرے تفصیل۔

☆ ضروری عقائد کی تفصیل، بدمذہبوں کے عقائد ونظریات سے محفوظ رہنے کی تاکید۔

☆ اخلاقِ حسنہ اور اخلاقِ رذیلہ کی تعریف۔

☆ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات یعنی امہات المومنین کے اسمائے مبارکہ نیز اولاد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسمائے گرامی، خلفائے راشدین، عشرۂ مبشرہ کے اسمائے گرامی یاد کرائے جائیں۔

☆ اسلامی بارہ مہینوں کے نام یاد کرائے جائیں۔

☆ چالیس حدیثیں مع متن وترجمہ یاد کرائی جائیں۔

نوٹ: اپنے علاقے کی گارگزاری کی تحریری رپورٹ دفتر پر ہر ماہ بھیجنا ضروری ہے، کارگزاری کی تفصیل نیز فروغِ تحریک کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خطوط کے ذریعہ رابطہ کریں یا درجِ ذیل ای میل آئی ڈی (E-mail id) پر ای میل کریں اور ایمرجنسی میں مندرجہ ذیل نمبرات پر ذمہ داروں سے مشورہ لیں اور اس کے مطابق عمل کریں۔

دفتر کا پتہ

دفتر سُنّی دعوتِ اسلامی، سید عاشق شاہ بخاری مسجد، ۱۲۸/رشیدا مارگ، چارنل ڈونگری، ممبئی۔۹

فون نمبر

0091 22 23434366, 0091 9821339360,
0091 9820131208

ای میل آئی ڈی (Email id)

info@sunnidawateislami.net

Website: www.sunnidawateislami.net

:: This Application Devloped By ::
riLah
Web and Apps